تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف: اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

www.alahazratnetwork.org

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد پانزدھم

تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل چودھویں صدی کا عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

۱۲۷۲ھ ——— ۱۳۴۰ھ
۱۸۵۶ء ——— ۱۹۲۱ء

رضا فاؤنڈیشن
جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور ۔ پاکستان (۵۴۰۰۰)
فون نمبر : ۷۶۵۷۳۱۴

نام کتاب ——— فتاوی رضویہ جلد پانزدہم

تصنیف ——— شیخ الاسلام امام احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

فیضانِ کرامت ——— مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

سرپرستی ——— مولانا صاحبزادہ محمد عبدالمصطفٰی ہزاروی ناظمِ اعلٰی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و شیخوپورہ

اہتمام ——— مولانا صاحبزادہ قاری نصیر احمد ہزاروی ناظم شعبہ نشر و اشاعت " " " " " "

ترجمہ عربی عبارات ——— حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری مہتمم جامعہ اسلامیہ لاہور

پیش لفظ ——— حافظ محمد عبدالستار سعیدی ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ترتیب فہرست ——— " " " " " " " "

تخریج و تصحیح ——— مولانا نذیر احمد سعیدی ، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ

کتابت ——— محمد شریف گل ، کڑیال کلاں (گوجرانوالہ)

پیسٹنگ ——— مولانا محمد منشا تابش قصوری معلم شعبہ فارسی جامعہ نظامیہ رضویہ ، لاہور

صفحات ———

اشاعت ——— محرم الحرام ۱۴۲۰ھ / اپریل ۱۹۹۹ء

مطبع ———

ناشر ——— رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

قیمت ———

○

ملنے کے پتے :

○ رضا فاؤنڈیشن ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور
۰۳۰۰/۹۳۱۵۳۰۰ ۷۶۶۵۷۷۲

○ مکتبہ اہلسنت ، جامعہ نظامیہ رضویہ ، اندرون لوہاری دروازہ ، لاہور

○ ضیاء القرآن پبلیکیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور

○ شبیر برادرز ، ۴۰ بی ، اردو بازار ، لاہور

قابِ قوسین تُوئی گفت مازاغ البصر ‌ جائے تو رشکِ مدینہ یاشاہ لواری مرحبا
سیدِ کونین سالارِ رسل گنجِ نہاں ‌ یا محمدِ الزماں یاشاہ لواری مرحبا
ہست مدعا مظہرِ ذات تو مسند نشیں ‌ لایموت ولم یزل یاشاہ لواری مرحبا
مشکل کشا احمد زماں القاہ اللہ بہرما ‌ آوارہ پرور حافظا یاشاہ لواری مرحبا

الجواب

یہ خالص کفر ہے اور اس کا قائل اس کا اجازت دہندہ، اس کا پسند کنندہ سب مرتد ہیں، کسی امتی کو آں[1] سرورِ عالم کہنا، علیہ[2] الصلوٰۃ کہنا، مسجود[3] مخلوق کہنا، خیرالورٰی[4] کہنا، انتخاب[5] اولیں کہنا، شافع[6] ہر دوسرا کہنا، سید[7] کونین کہنا تو حرام و جزاف تھا ہی یوہیں خلق[8] عالم را سبب اور قاب[9] قوسین اور ما[10] زاغ البصر اور جائے[11] تو رشک مدینہ کہنا' ان میں بہت کلمات موہم کفر یا منجر بکفر ہیں، مگر ذات[12] تو احد اور سالار[13] رسل اور مسند[14] نشین لم یزل کہنا قطعاً یقیناً کفر ہے، یوہیں فقہائے کرام نے قیوم[15] جہاں غیر خدا کو کہنے پر تکفیر فرمائی۔ مجمع الانہر میں ہے:

اذا اطلق علی المخلوق من الاسماء المختصۃ بالخالق نجل وعلا نحو القدوس والقیوم والرحمٰن وغیرھا یکفر[1] اھ، واللہ تعالٰی اعلم۔

اگر کوئی اللہ تعالٰی کی صفاتِ مختصہ میں سے کسی صفت کا اطلاق مخلوق پر کرے، مثلاً اسے قدوس کہے یا قیوم یا رحمٰن کہے تو وہ کافر ہوجائے گا اھ واللہ تعالٰی اعلم (ت)

مسئلہ ۲۹ از کلکتہ محلہ دہی ہٹہ ۸۱ مولوی ولی اللہ خاں صاحب ۵ شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ بروز چہارشنبہ

حضرات علمائے کرام کچھ عرصہ سے ایک ضخیم کتاب گلزارِ وحدت مصنفہ پیر جی نجم الدین متوطن جھنجون ضلع جے پور طبع ہوئی ہے جس میں جابجا ملحدانہ مولات مندرج ہیں مشتے نمونہ از خروار عرض ہے:

وہی وہی کوئی اور نہ دوجا ‌ اس بن کوئی اور نہ سوجا
ہر رنگ سے بے رنگی آیا ‌ ہر ہر بھیس سے آپ دکھایا
آپ ہی دیکھے آپ دکھائے ‌ پھر وہ آپ کو آپ سراہے
کہیں محمد ہو کر آیا ‌ ہادی مہدی نام دھرایا
کہیں عارف ہو گیانی ‌ اپنی اپنے قدر پہچانی

[1] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب المرتد ثم ان الفاظ الکفر انواع دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۹۰

کہیں عاشق ہو پھرے دیوانہ　　کہیں معشوق محبوب یگانہ
کہیں عابد ہو کرے عبادت　　کہیں زاہد ہو کرے ریاضت
کہیں مؤذن بانگ سنائے　　آپ ہی آپ کو سیس نوائے
کہیں برہمن سنکھ بجایا　　آپ ہی اپنا مرجس گایا
کہیں رند ہوا شرابی　　راگ رنگ جنگ ربابی
کون ہے آدم کون ہے ابلیس　　کون سلیماں اور بلقیس
یہ سب انچھر وہ بے معنے　　پہن لیا ہے ایسا بانا
یہ سب روپ اسی نے دھارے　　ایک ایک سے بھی نیارے
ایک نے اتنے نام دھرائے　　ایک ایک سے بھی نیارے
اوّل ہو کر آخر ہوا　　ظاہر ہو کر باطن بیا
کہیں واجب معبود کہلایا　　کہیں ممکن بندہ بن آیا
جیسے جل کی برف بنائی　　جل بن اس میں اور نہ کائی
جوں حباب دریا سے اُٹھے　　آخر اس کا اس میں میلے
بیرنگی بہ رنگ لے آیا　　ہر ہر تتھ میں آپ پوجایا
مکھ پر چادر میم کی رکھ کر آپ غفور　　احمد اپنا نام دھر جگ میں کیا ظہور
نجا دیکھ اس یار کی رمزوں کی دستور　　ہر رنگ میں بیرنگ رہا دور کا دور

صـ۳

صـ۴۷ پھر جس شخص نے خلق اور خالق کو دو سمجھے اور ایک نہ جانا وہ مشرک ہے کہ مبتلا ہوا بیچ شرک خفی کے، اور جس شخص نے کہا ذات کو ساتھ فردیت کے یعنی خلق اور خالق کو ایک سمجھا وہ موحد ہے۔

صـ۵۹ اے عزیز چھٹا مرتبہ انسان کامل کا ہے وہ مشترک ہے مرتبوں ذاتی اور خلقی میں، یعنی اگر اس تعین بشریت کے خیال سے اس کو دیکھے تو آدمی ہے اور اگر اس کی کمالیت فقر کی طرف دیکھے تو اللہ تعالیٰ ہے بموجب اس قول کے، قول صوفیہ: اذا تم الفقر فھو اللہ (جب فقر مکمل ہوا تو اللہ ہوا۔ ت)

صـ۱۱۹ صـ۱۲۰ نقل ہے کہ جب حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے درسِ توحید شروع کیا اور مسئلہ وحدۃ الوجود کو ظاہر فرمانے لگے، چنانچہ یہ رباعی ان کی تصنیف ہے:

لا آدم فی الکون ولا ابلیس　　لا ملک سلیمان ولا بلقیس

فالکل عبارۃ وانت المعنی　　یا من ھو للقلوب مقناطیس

یعنی نہ تو آدم ہے نہ شیطان ہے جہان میں نہ ملک سلیمان علیہ السلام کا نہ بلقیس کا، پھر یہ سب عبارت ہیں اور تو اس عبارت کے معنی ہے اے وہ کوئی جو واسطے دلوں کے لوہ چنگا ہے۔

ف : یعنی جس طرح پتھر لوہ چگی کا لوہ کو اُٹھالیتا ہے، اسی طرح دلوں مخلوق کو اپنے تابع کر رکھتے ہیں، غرضکہ شیخ مذکور نعرہ ہمہ اوست کا مارنے لگے۔ علماؤں نے اس میں صلاح اور مشورہ کئے، کرے اور بتلائے کہ یہ فقیر تو شریعت میں رخنہ ڈالنے لگا، اول تو اس کو قائل کرو اگر نہ مانے گا تو اس کو ماریں گے، غرضکہ سب کی صلاح سے ایک شخص نے ان علماؤں سے آکر شیخ کے پاس عرض کیا کہ حضرت آپ کی دعوت ہے آپ نے قبول کری، اس شخص نے کئی قسم کے کھانے پکائے اور ایک خوان میں جُدا جُدا برتنوں میں دھر لایا اور ایک رکابی میں پلیتی بھی بھر کر اس خوان میں لایا، آپ نے وے تمام کھانے جو نفیس تھے کھالئے اور پاخانہ نہ کھایا، جب اس شخص نے کہا کہ حضرت اس کو بھی کھالو یہ بھی کوئی غیر نہیں ہے، وہ ہی ہے، شیخ نے فرمایا بہت اچھا اُن کے مکان کے صحن میں ایک حوض پانی کا تھا آپ نے پانی میں غوطہ مار کر خوک کی صورت ہو کر نکلے اور اس پاخانہ کو کھالیا، اور پھر حوض میں غوطہ مارا اور آدمی کی شکل ہو کر نکل آئے اور فرمایا اے عزیز وہ طعام بھی میں نے کھایا اور یہ پاخانہ بھی میں نے کھایا مگر طعام واسطے صورت انسانی کے تھی اور پاخانہ واسطے شکل خوک کے بنا کر آیا وہ میں ہی تھا کہ آدمی تھا اور خوک ہو گیا۔ حضرات اسی طرح تمام کتاب جو ۴۲۵ صفحوں پر لکھی گئی ہے مضامین الحادیہ سے مملو ہے، بارہا پیرجی مذکور کے متبعین سے جو ایک جماعت جہلا کی ہے، کہا گیا کہ یہ کتاب سراسر عقائد کو خراب کرنے والی اور ناقابلِ عمل ہے مگر جواب یہی ملتا ہے کہ علمائے عظام حنفی المذہب سے اس کے متعلق استفسار کیا جائے جو ارشاد ہوگا اس کے مطابق عمل کیا جاوے گا، اس لئے یہ چند حوالجات معروضہ بالا مقامات مختلفہ سے نقل کر کے استدعا ہے کہ عند الشرع اس شخص کا معہ اس کے مریدین اور متبعین کے جو حکم ہو بوضاحت تحریر فرما کر مزین بمہر فرمائیں تاکہ جماعتِ جہلا جو ان کے دامِ تزویر میں ہے رہائی پاکر راہ یاب ہوں۔ واللہ تعالٰی ھو الموفق۔

الجواب

یہ کلماتِ الحاد ہیں اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی نسبت جو وہ ملعون حکایت نقل کی ہے محض کذب و افترا، و ساختہ ابلیس لعین ہے، توحید ایمان ہے، اور وحدۃ

وجودِ حق اور زعم اتحاد و الحاد، صوفیہ کرام تو صاحبِ تحقیق ہیں اور ان کے ایسے مقلدین ملحد و زندیق ہیں، اس کتاب کا جس کے پاس ہو اس پر جلا دینا فرض ہے اور اسے دیکھنا حرام اور اس پر اعتقاد رکھنا کفر، یہیں سے اس شخص اور اس کے مریدین اور متبعین کا حال ظاہر، واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۵۰ از گڑھی اختیار خاں تحصیل خان پور ریاست بہاولپور مرسلہ محمد یار صاحب واعظ ۹ شعبان المعظم ۱۳۳۴ھ

قبلۂ معتقدین دام ظلہٗ، از خاکسار محمد یار مشتاقِ دیدار بعد نیاز حسب اینکہ شب معراج آپ کا قصیدہ معراجیہ پڑھا گیا جس پر وہابیوں نے دولھا اور دلھن کے متعلق شور اٹھایا کہ اللہ جل جلالہ و حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں ان الفاظ کا استعمال کرنا موجبِ کفر ہے۔ شبِ برات یہاں گڑھی اختیار خاں میں ان الفاظوں کے متعلق وہابیوں کی طرف سے میرے ساتھ ایک طویل بحث ہونے والی ہے۔ اے مجدد دین بے سروسامان مددے، قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے۔ ضرور مہربانی فرما کر دلائل قاطع سے اس تشبیہ کا ثبوت مدلل کرکے اسی ہفتہ میں بھیج کر مسلمانانِ اہلسنت وجماعت کو عزت بخشیں، حضور پر فرض بھی جاری ہے، یہ فی سبیل اللہ بصدقہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کام کو سب کاموں پر مقدم فرما کر وہ تحریر فرمادیں کہ موجبِ اطمینان اہلِ اسلام ہو۔

الجواب

اللہ عزوجل نے وہابیہ کی قسمت میں کفر لکھا ہے، انھیں ہر جگہ کفر ہی کفر سوجھتا ہے، قصیدہ مذکورہ میں دو جگہ دلھن کا لفظ ہے اور چار جگہ دولھا کا، وہ اشعار یہ ہیں: ؎

۱ نبی دولھن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

۲ نظر میں دولھا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منہ پہ آنچل تجلی ذات بحت کے تھے

۳ دولھن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلافِ مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

۴ خدا ہی دے صبر جان پر غم دکھاؤں کیونکر تجھے وہ عالم
جب ان کو جھرمٹ میں لے کے قدسی جناں کا دولھا بنا رہے تھے